Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

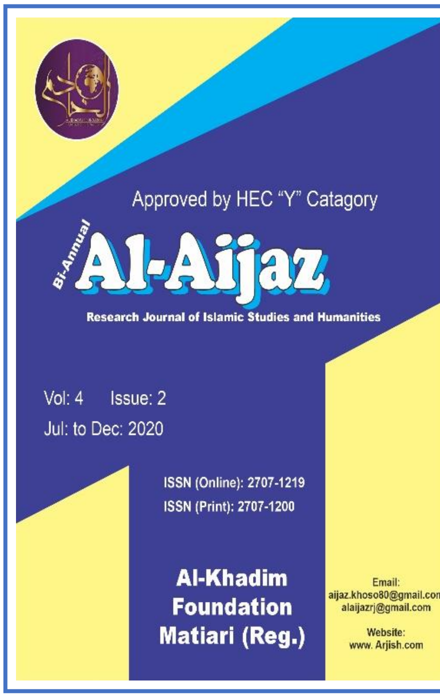

TOPIC:

Economics discussions in sahihain and today's Muslim Society

AUTHORS:
1. Umme Aymen Abdul Razzaq, M.Phil Research Scholar, Visiting lecturer department of Islamic Studies government college women university Faisalabad.
Email: ummeaymen38@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0003-0402-9372
2. Shama Naz, Ph.D Research Scholar, Visiting lecturer department of Islamic Studies government college women university Faisalabad.
Email: shamanaz.018@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0002-5390-1529

How to cite:
Abdul Razzaq, U. A. ., & Naz, S. (2020). U-15 Economics discussions in sahihain and today's Muslim Society. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *4*(2), 222-250.
https://doi.org/10.53575/u15.v4.02(20).222-250

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/161

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 222-250
Published online: 2020-12-19

QR Code

صحیحین میں مباحث معیشت اور آج کا مسلم معاشرہ

Economics discussions in sahihain and today's Muslim Society

Umme Aymen Abdul Razzaq*
Shama naz**

Abstract:
"All praises are for Allah who blessed the Muslims by revealing the Holy Quran and himself took the responsibility of its safety through safe-guarding the Sunnah and the sayings of the Holly Prophet (peace be upon him). The Holy Quran and the Sunnah of the Holy Prophet (peace be upon him) can be separated from each other. These are the two streams emerging from source, according to the saying of the Holy Prophet (peace be upon him), "I am leaving two things among you, if you strictly follow them, you will never be distracted. These are the book of God and the Sunnah of his Prophet (peace be upon him)". Along with being the fundamental source of the Hadith, the 'Sahihain' are regarded as the "Ash-ul-kutab". In 'sahihain' the Al-Hadith encompasses all the spheres of life including sociology, politics, affairs of daily life and morality. On the other side, there is an extensive description of the principles of economics. The Holy Quran has regarded wealth and earnings as the foundation of the survival of human life. In the present age, it is the need to run the four elements of economics that are earning of wealth, distribution of wealth, exchange of wealth, and division of wealth for highlighting the Islamic economy. Unless society is not established on solid economic grounds, prosperity and affluence cannot be the fate of an individual. Keeping in vein and a survey of principles of economics in Sahihain will be presented."
Keywords: Sahihain, Islamic Economy, Muslim Society, Economic Issues and its effects, Solution of Economic issues.

صحیحین حدیث نبوی ﷺ کی بنیادی کتب ہونے کا درجہ رکھتی ہیں۔ آج تک اس کی شہرت اور مقام و مرتبہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ صحیحین میں معیشت سے متعلق وہ تمام احکام بیان کر دیئے گئے ہیں جو ایک منظم اور مربوط معیشت کو چلانے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ صحیحین میں بہت سے مباحث معیشت (کتاب الزکاۃ، کتاب البیوع، کتاب الحرث والمزارعۃ، کتاب اللقطۃ وغیرہ) بیان کیے گئے ہیں جو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں معاشی سرگرمیوں کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

کتاب الزکاۃ (زکوۃ کے مسائل کا بیان):

زکوۃ کے لغوی معنی نشوونما کے ہیں اور زکوۃ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔ زکوۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی لیکن اس کی تفصیل سے اس

* M.phil Research Scholar, Visiting lecturer department of Islamic Studies government college women university Faisalabad.
Email: ummeaymen38@gmail.com ORIC ID: 0000-0003-0402-9372
** Ph.D Research Scholar, Visiting lecturer department of Islamic Studies government college women university Faisalabad.
Email: shamanaz.018@gmail.com ORIC ID: https://orcid.org/0000-0002-5390-1529

وقت آگاہ کیا گیا جب اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ زکوۃ کی ادائیگی کا حکم قرآن پاک میں متعدد بار آیا ہے جس طرح نمازوں کی ادائیگی کے لیے اجتماعی اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح اگرچہ اسلامی حکومت کا قیام نہ بھی ہو تب بھی زکوۃ کی ادائیگی اور اسے ایک جگہ جمع کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے بیت المال کا قیام عمل میں لایا جائے اور اجتماعی شکل میں زکوۃ کو وصول کر کے صحیح مستحق لوگوں میں اسے تقسیم کیا جائے تاکہ اسلام کے اقتصادی نظام کا قیام عمل میں آئے اور معاشرہ غربت وافلاس سے محفوظ رہے اور امن وامان کی فضاء قائم ہو۔

کتاب البیوع (خرید وفروخت کے مسائل کا بیان):

بیوع: بیع کی جمع ہے۔اس کے معنی ہیں: خرید وفروخت۔ بیع کی شرعی تعریف اس طرح ہے

"البیع ھومبادلة المال بالمال بالترا ضی"(1)

ترجمہ: (یعنی آپس کی رضامندی سے مال کے بدلے مال کا لینا دینا بیع کہلاتا ہے۔)

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"و احل اللہ البیع و حرم الربوا"(2)

ترجمہ: (اور اللہ تعالی نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔)

کتاب السلم (بیع سلم کا بیان):

بیع سلم وہ بیع ہے جس میں قیمت پوری ادا کی جاتی ہے اور مبیع بائع کے ذمہ واجب الادا ہوتی ہے۔ عروض (سامان) کی بیع میں ثمن ادھار ہو سکتا ہے۔ مبیع ادھار نہیں ہو سکتی اور سلم میں ثمن نقد دیا جاتا ہے اور مبیع ادھار ہوتی ہے۔(3)

کتاب الشفعۃ (شفعہ کا بیان):

مادہ ش، ف، ع کے لغوی معنی ہیں: ملانا، دو رکعتیں شفعہ کہلاتی ہیں، کیونکہ ان کو آپس میں ملایا جاتا ہے اسی طرح کسی کی درخواست پر جو سفارش لکھی جاتی ہے اس کو ''شفاعت'' کہتے ہیں۔اصطلاح میں شفعہ بکی ہوئی جائیداد کو اپنی جائیداد کے ساتھ ملانے کا نام ہے۔ جو جائیداد فروخت ہوئی ہے شفیع اس کو اپنی جائیداد کے ساتھ ملاتا ہے۔ شریعت نے اس کو یہ حق دیا ہے اس لیے اس کا نامہ حق شفعہ ہے۔(4) حق شفع بالترتیب تین طرح سے حاصل ہو سکتا ہے:

۱۔ نفس مبیع میں شریک ہو۔

۲۔ حق مبیع میں شریک ہو۔

۳۔ پڑوسی ہو۔(5)

کتاب فی الاجارات (مزدوروں کے مسائل کا بیان):

اجارۃ فعالۃ کے وزن پر ہے۔ لغتہ اجرۃ کا اسم ہے، جو کہ اجیر کے کرایہ کو کہتے ہیں۔(6)

کتاب الحوالۃ(قرض کو کسی دوسرے کے سپرد کرنے کا بیان):

نقل الذمۃ الی الذمۃ کہ ایک شخص کے ذمہ دین تھا۔اس نے اپنا دین کسی اور کے ذمہ میں منتقل کر دیا کہ مجھ سے وصول کرنے کی بجائے تم فلاں سے وصول کر لینا اس کو حوالہ کہتے ہیں۔[7]

کتاب الوکالۃ(وکیل بنانے کا بیان)

وکالۃ بفتح الواو ویجوز کسرھا وھی فی اللغۃ ''التعریض''یعنی وکالت کے معنی لغت میں سپرد کرنا وفی الشرع " تفویض شخص امرہ الی آخر فیما یقبل النیابۃ" یعنی شریعت میں وکالت اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنا کوئی کام دوسرے کے سپرد کرے، بشرطیکہ اس کام میں نیابت اور قائم مقامی ہو سکتی ہے۔[8]

کتاب المساقاۃ والمزارعۃ(مساقات اور مزراعت کے مسائل):

مزارعت کے معنی مشترکہ طور سے کھیتی کرنا یعنی کسی کو بٹائی پر زمین دینا، جیسا کہ اس بارے میں علماء اسلام کہتے ہیں:

"فھی عبارۃ عن عقد الزراعۃ ببعض الخارج"[9]

ترجمہ:(زمین کی پیداوار کے کچھ حصہ کے بدلے کھیتی کا معاملہ کرنا مزارعت ہے۔)

جبکہ مساقات مزارعت کا بھیا ہے کھیتوں میں مزارعت اور باغات میں مساقات استعمال کرتے ہیں اور دونوں کے احکام ایک ہیں۔البتہ کچھ باتیں علیحدہ ہیں۔ مساقات: سقی سے ہے جس کے معنی ہیں: سینچائی کرنا۔ باغات میں سب سے پیارا کام سینچائی کرنا ہوتا ہے۔اس لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔[10]

کتاب فی الاستقراض وأداء الدیون والحجر والتفلیس (قرض لینے، قرض ادا کرنے، حجر کرنے اور دیوالیہ ہونے کا بیان):

اس کتاب میں تین باتیں ہیں:

۱۔ استقراض: قرض مانگنا دنیا میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کو قرض مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ مالدار تو سب سے زیادہ مقروض ہوتے ہیں۔

۲۔ جو چیز ذمہ پر واجب ہے خواہ قرض ہو یا کچھ اور اس کو ادا کرنا۔

۳۔ کسی سفیہ پر حکومت پابندی لگائے کہ کوئی اس سے معاملہ نہ کرے، یہ حجر ہے، اسی کا نام دیوالیہ قرار دینا ہے پس حجر اور تفلیس ایک ہے۔[11]

مفلس: کسی شخص پر اتنا قرض ہو جائے کہ اس کی ملکیت کی تمام اشیاء بیچ کر بھی قرض ادا نہ ہو تو اسے ''مفلس'' کہا جاتا ہے۔

حجر:(مالی تصرفات سے روکنا) کسی کو کم سنی، کم عقلی، جنون یا زیادہ غربت کی وجہ سے تصرفات مالی سے روک دینے کو ''حجر'' کہتے ہیں۔[12]

کتاب اللقطۃ(لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیزوں کے بارے میں احکام)

لقطہ: راستہ میں گری پڑی کوئی چیز ملے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اسے ''لقطہ'' کہتے ہیں۔[13]

کتاب الرھن فی الحضر (اپنی بستی میں گروی رکھنے کا بیان)

رہن کے معنی مطلقا روکنا ہے جیسا کہ عزوجل نے فرمایا:

"کل امرئیم بما کسب رھین"[14]

ترجمہ: (ہر شخص اپنے کیے ہوئے پر گرفتار ہے۔)

فقہ میں رہن کے معنی یہ ہیں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ اپنے حق کو کلا یا جزءاوصول کرنا ممکن ہو۔اسے عرف میں گروی رکھنا بولتے ہیں جو چیز گروی رکھی گئی۔اسے مرہون یار ہن کہتے ہیں اور رہن رکھنے والے کو راہن اور جس کے پاس رکھی ہے اسے مرتہن کہتے ہیں۔[15]

کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا(ہبہ اور اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب دلانے کا بیان)

ہبہ کے معنی ہیں: ''تملیک المال بلاعوض'': عوض لیے بغیر کسی کو مال کا مالک بنانا۔[16]

کسی عاقل و بالغ کا اپنا مال کسی کو بطور نیکی دے دینا ''ھبہ'' کہلاتا ہے۔[17]

کتاب الوصیۃ(وصیت کا بیان)

وصیت کے لغوی معنی ہیں: "جڑنا، ملنا، پاس پاس ہونا، کہتے ہیں: وصی، یصی، وصیا: ملا ہوا ہونا۔"[18]

کتاب الفرائض (فرائض یعنی ورثہ کا بیان)

فرائض، فریضۃ کی جمع ہے، فرض سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے، طے کرنا، مقرر کرنا، وراثت میں چونکہ ورثاء کے حصے اللہ تعالی طے یا مقرر کر دیئے ہیں، اس لیے وراثت کے مسائل کو فرائض یا فروض سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ قرآن مجید کی آیت نصیبا مفروضا (طے شدہ اور مقررہ حصہ) سے ماخوذ ہے۔[19]

جدید مسلم معاشرہ کے معاشی مسائل

انسانی زندگی میں معیشت کو بہت اہمیت حاصل ہے انسان اپنی بقاء زندگی اور فروغ کے لیے وسائل معاش کا محتاج رہا ہے ہر انسان میں یہ فطری جذبہ موجود ہے کہ اس کو زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیے لیکن یہ جذبہ جب زندگی کی کشمکش اور وسائل حیات کی کشاکش سے ٹکراتا ہے تو قانون فطرت جو کہ اللہ تعالی کی جانب سے تمام کائنات پر مسلط کر دیا گیا ہے ہر انسان کو اجتماعی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیتا ہے۔الغرض معاشرہ بہت سے معاشی مسائل میں گھرا ہوا ہے انسان اپنے فرائض بھول چکا ہے۔قانون شکن ہمارا شیوہ بن گیا ہے محنت میں عظمت کس کو یاد نہیں ۔رسم ورواج کی خاطر مقروض بن جانا کوئی بڑی اور اہم بات تصور نہیں کی جاتی۔امت مسلمہ کو جن معاشی وسائل کا سامنا ہے وہ بہت نقصان

دہ اور ضرر رساں ہیں اور یہ مسائل ممنوعہ معاشی سرگرمیوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

احتکار:

سادہ لفظوں میں ضرورت کی اشیاء کو ذخیرہ کر لینا اور قیمت زیادہ ہونے پر انہیں فروخت کرنا اور منافع زیادہ حاصل کرنا احتکار کہلاتا ہے۔[20] احتکار صنعت و حرفت کی آزادی کا خون ہے کیونکہ اجارہ دار کو یہ گوارا نہیں ہوتا کہ بازار میں اس جیسا مال دار دوسرا بھی آئے یا اس جیسی مصنوعات کو تیار کرے۔ وہ اپنا بازار پر کنٹرول چاہتا ہے تاکہ من مانی قیمت وصول کرے۔ الغرض احتکار موجودہ دور کی ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ یہ خود غرضی یہ خود غرضی کی انتہاء ہے کہ دولت کو اہمیت دی جا رہی ہے جبکہ انسانی حقوق کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ ذخیرہ اندوزی کرنا اخلاقی جرم بھی ہے۔ موجودہ دور میں بھی لوگ ماضی کی طرح ذخیرہ اندوزی کر کے زیادہ قیمت پر فروخت کرنا پسند کرتے ہیں جس سے ملک کا معاشی نظام مستحکم نہیں ہو پاتا۔

اخسار میزان:

(ناپ تول میں کسی کو خسارہ پہنچانا یعنی ناپ تول میں کمی کرنا) امت مسلمہ کو جس معاشی مسئلہ نے گھیرا ہوا ہے وہ ناپ تول میں کمی ہے اگر ناپ تول ٹھیک ہو گا تو تجارت بھی ٹھیک ہو گی اگر ناپ تول درست نہیں تو جائز سے جائز تجارت بھی ناجائز کہلائے گی کیونکہ تجارتی کام میں سب سے اہم ناپ تول کا پیمانہ ہے۔ قدیم زمانہ سے ہی لوگوں نے تجارت کے لیے ناپ تول کے پیمانے مقرر کیے ہوئے تھے ہر ملک میں مروجہ ناپ تول کے پیمانے بطور معیاری پیمانے کے اپنے ہاں محفوظ کیے جاتے تھے۔ حضرت شعیبؑ جس قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ان کے اندر یہ خرابی پائی جاتی تھی کہ وہ کم تولتے اور کم ناپتے تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہرائے گئے۔ الغرض ناپ تول میں کمی ایسی لعنت ہے جس میں سابقہ امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ آج بازاروں کا حال دیکھیں کہ دھوکہ بازی، دغا بازی اور ناپ تول میں کمی، مال کچھ دکھائیں اور ادائیگی کسی دوسرے مال کی ہو۔ یہ وہ فریب ہے جو آج ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکا ہے۔

تساوم

(یعنی سودے پر سودا کرنا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مال کا سودا کرے تو کسی کو اس سودے پر سودا نہیں کرنا چاہیے اسے شریعت اسلامیہ میں تساوم کا نام دیا گیا ہے۔ جب ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ سودا کرے تو تیسرے شخص کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے معاشرے میں فساد برپا ہوتا ہے اور ایسی تجارت میں برکت بھی نہیں پڑتی اور بڑے بڑے تجارتی سودے اس تساوم کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں اور معاشرہ انتشار کا شکار ہو جاتا ہے جس سے بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔ یہ بات قابل افسوس ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کوئی بھی نہیں کرتا یہاں تک کے اہل علم بھی اس کا لحاظ نہیں رکھتے ایک استاد ایک مدرسہ میں مدرس ہے تو دوسرا اس پر ڈورے ڈالتا ہے کہ تم مدرسہ چھوڑ دو اور ہمارے پاس آجاؤ یہ بیع علی بیع علی اخیہ ہے جو کہ ناجائز ہے۔

قمار وسٹہ بازی

احتکار کی سب سے بڑی صورت قمار وسٹہ بازی ہے جو کہ عہد جاہلیت کا حصہ تھے آج تو مختلف اشکال کی صورت میں موجود ہیں۔ موجودہ دور میں جوئے، لاٹری، پرائز بانڈ اور اس طرح اس میں سب اس قسم کے معاملات میں داخل ہیں۔[۲۱] سٹہ بازی میں کاروباری حضرات کاروباری ٹھکانوں پر بیٹھ کر جنس کے متعلق اندازہ لگاتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد اس جنس کا بھاؤ اتنا ہو جائے گا۔ ایسی تجارت کو سٹہ بازی کا نام دیا جاتا ہے اس کو زمانہ جاہلیت میں بیع العربون کہا جاتا تھا۔ کاروباری امور سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ تجارتی جوا ملک کے اقتصادی نظام کو کس طرح تباہ و برباد کر رہا ہے اور بغیر سعی و جدوجہد نفع کے حصول کے لیے کس طرح ہزاروں افراد بے گھر ہو رہے ہیں۔ قمار بازی جس میں لاکھوں اور کروڑوں کی دولت لوگوں کو ایسے مل جاتی ہے کہ ملک کے کسی باشندے کو اس کے معاوضہ میں کچھ نہیں ملتا جوئے میں جس غصے اور غیض و غضب کا اظہار مال دیتے ہوئے کیا جاتا ہے اتنا غصہ تو چور اور ڈاکو پر بھی نہیں آتا جو مال چوری کر لیتا ہے۔ بحر حال ملک کی معاشی قوتوں کا ایک بہت بڑا حصہ موجودہ نظام معیشت میں قمار کے ذریعے ضائع ہو جاتا ہے جو کہ امت مسلمہ کے لیے بہت بڑا المیہ ہے۔

بیع حاضر لباد و بیع تلقی الرکبان

(کسی شہری کا دیہاتی کا مال فروخت کرنا) کسی شہری کا کسی چیز کے بھاؤ کمانا واقفیت سے فائدہ اٹھانے کی خاطر کسی دیہاتی سے سودا کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ ایک خاص طریقہ بیع کا کام تھا جو عربوں میں بھی پایا جاتا تھا۔ جیسا کہ موجودہ دور میں آڑھتیوں کا کاروبار ہو رہا ہے جو بیع حاضر للبادی ہی ہے کہ دیہاتی کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنا سامان لاد کر شہر میں لائے اور خود بازار میں جا کر فروخت کرے۔ جبکہ بیع تلقی الرکبان بھی بیع حاضر لباد ہی کی شکل ہے کہ دیہات کے کاشتکار اپنی زمینوں کی پیداوار ایک قافلے کی شکل میں شہر کی طرف لے کر آتے ہیں تاکہ وہ اپنا سامان شہر میں آکر فروخت کریں تو بعض ہوشیار قسم کے لوگ شہر سے باہر آکر ان کا استقبال کرتے اور ان کی چاپلوسی کرتے اور ان سے چکنی چپڑی باتیں کر کے مال سستے داموں خرید لیتے ہیں اور شہر آکر مہنگے داموں فروخت کر دیتے ہیں۔ اس کو تلقی الرکبان، تلقی حلب، تلقی البیوع کہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ جاتی ہے۔ ایک بندہ امیر ہوتا چلا جاتا ہے اور دوسرا غریب۔ کیونکہ جو پیسہ معیشت پر لگنا ہوتا ہے وہ ایک انسان کی جیب میں چلا جاتا ہے اور وہ اس کو خزانہ بنا کر رکھتا ہے۔ جس سے ملکی سرمایہ کاری کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور معیشت گرتی چلی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ میں غربت، مہنگائی اور جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔

تناجش

نجش کے لغوی معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا اور دھوکے کے بھی ہیں اس کے علاوہ بے پناہ تعریف اور مداح کرنے کے بھی ہیں۔[۲۲] عام الفاظ میں نجش کہتے ہیں کہ کسی چیز کے دام بڑھا دینا تاکہ سننے والے یہ سمجھیں کہ چیز اعلی کوالٹی کی ہے اس لیے مہنگے داموں فروخت ہو رہی ہے اور پھر وہ اس کو زیادہ قیمت میں خرید لیں۔ آج کل معاشرے میں بیع نجش کے طریقے سے معاملات طے ہو رہے ہیں مثال کے طور پر جیسے کوئی آدمی اپنا پلاٹ فروخت کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کی قیمت ۳۰۰ کروڑ لگاتا ہے جب کہ اس کے کھڑے ہوئے کارندے ۳۰۰ سے زیادہ کی بولی لگاتے ہیں اور اس طرح گاہک زیادہ قیمت دے کر پلاٹ خرید لیتا ہے اور ایسا کرنا ناجائز نہیں۔

جھوٹی اشتہار بازی

موجودہ دور میں اشتہار بازی میں حرام چیزیں جیسا کہ سود، بے حیائی، جنسی آسائشوں، رقص، فضول گانوں، گھٹیا فلموں، مخرب اخلاق مطبوعات اور مضر صحت اشیاء کی تشہیر کی جارہی ہے جو کہ صارفین کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ تاجر حضرات اپنے مال کو فروخت کرنے اور ان کی مشہوری کے لیے اخبارات، رسائل و جرائد، ٹی وی، ریڈیو اور انٹرنیٹ کا سہارا لیتے ہیں اور اپنے مال میں وہ تمام خوبیاں بیان کرتے ہیں جن کی وجہ سے گاہک ان کے مال کی طرف خریدنے کی غرض سے راغب ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نور محمد غفاری تحریر کرتے ہیں:

"اشتہارات نے طلب کو پیدا کر دیا مگر ذریعہ تسکین طلب یعنی زر تو اشتہارات فراہم نہیں کرتے اب للچایا ہوا صارف کیا کرے گا؟ اگر وہ سرکاری ملازم ہے تو رشوت کے ذریعے رقم کمائے گا اگر وہ بے روزگار ہے تو چوری کرے گا اگر مزدور ہے تو زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے گا اگر پورا نہ ہوا تو ہڑتال کرے گا توڑ پھوڑ کرے گا چوری کرے گا جس کا خمیازہ پوری قوم بھگتے گی۔"(23)

سود

سود کو عربی میں "ربا" کہتے ہیں۔ ربا سے مراد معینہ مدت کے قرض پر وہ اضافی مالی رقم ہے۔ جس کا مطالبہ قرض خواہ مقروض سے کرتا ہے اور یہ شرح پہلے سے طے شدہ ہوتی ہے۔ تجارتی کاروبار میں آج تک جتنے بھی استحصالی طریقے اختیار کیے جا چکے ہیں ان میں مضر ترین، گندہ ترین اور جرم میں سب سے بڑھ کر سود ہے۔ سود ایک تجارت نہیں بلکہ یہ غریب اور مجبور اور بے بس عوام کا خون چوسنے کا ایک ناجائز طریقہ ہے سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد ہمیشہ سود پر رہی ہے یہ نظام انسان کو امیر و غریب دو طبقات میں منقسم کرتا ہے سودی لین دین احتکار کی سب سے ملعون قسم تصور کی جاتی ہے۔ پچھلے تین سو سال میں اہل مغرب نے دنیا کی معاشیات اور مالیات کا ایک ایسا پیچیدہ نظام تشکیل دیا ہے جس کی بنیاد صرف سود پر ہے اس سے سودی نظام کو فروغ ملتا ہے جس سے یہ اور پروان چڑھتا ہے اور بعض مخصوص قوتوں کے فائدے کی تکمیل بھی اس نظام کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس کو معیشت اور آزاد فکری کا نام دیا جاتا ہے اس نظام کی تائید اور تشہیر بڑے خوش نما الفاظ جاذب توجہ اعلانات اور متاثر کن دعاوی سے کی جاتی ہے۔(24)

شراب اور دیگر منشیات و مسکرات کی تجارت

عصر حاضر میں حرام تجارت کی مختلف صورتیں رائج ہیں کسی ایسے شخص کو خالی سی ڈیز فروخت کرنا جو ان پر شرکیہ یا فحش مواد ریکارڈ کر کے فروخت کرتا ہے ایسے لوگوں کو زمین فروخت کرنا جو اس پر سینما حال، ناچ گانے یا جوئے کا اڈا بنانا چاہتے ہوں اور ایسے لوگوں کو ان اشیاء کے بنانے میں سہولیات مہیا کرنا اور لوگوں کو اسلحہ فروخت کرنا جس سے وہ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کو خوف و ہراس اور زیادتی کا نشانہ بنائیں ایسے لوگوں کو انگور فروخت کرنا جو اس کو شراب بنانے میں استعمال کریں ایسے لوگوں کو ادویات دینا جو خود کو مارنے کا ارادہ رکھتے ہوں رمضان میں دن کے اوقات میں ایسے اشخاص کو کھانے کی اشیاء فروخت کرنا جو روزہ توڑنا چاہتے ہوں غرض ہر وہ تجارت جو کسی بھی طرح کے گناہ کے کام میں معاون ثابت ہو حرام ہے۔(25)

کرپشن وبدعنوانی

کرپشن وبدعنوانی ایسا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے وہ تمام پیسہ جو ترقیاتی فنڈز وغیرہ ملک پر خرچ ہونے ہوتے ہیں وہ ان رشوت خوروں کی جیب میں چلے جاتے ہیں جس سے ملک معاشی ابتری کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ خواہ کروڑوں کے ٹیکس عوام پر کیوں نہ لگا دیئے جائیں۔

"Corruption hurt the economy by raising transaction acts corruption is one of the pressing problems also corruption depresses economic growth by lowering public investment."(26)

ہمارے معاشرے میں کرپشن اس قدر پھیل چکی ہے کہ کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا جرم اس کے بغیر نہ پروان چڑھ سکتا ہے اور نہ ہی پرورش پا سکتا ہے۔ سرکاری و نیم سرکاری دفاتر سب کے سب ہی اس کے بڑے اڈے ہیں آج کل بہت سے سرکاری اہل کار نہ صرف عوام سے رشوت لیتے ہیں بلکہ اپنے زیر اثر کام کرنے والوں سے بھی رشوت لیتے ہیں جیسا کہ کسی ریل گاڑی کی تقرری یا بدلی، زیادہ کمانے والے حکام یا عہدہ یا ٹیبل پر اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک تقرری یا بدلی کروانے والا اپنی جائز کمائی کا معقول حصہ مقرر نہ کرے۔(27)

گداگری

آج کل جس گلی اور سڑک پر دیکھا جائے بھکاریوں کی کثرت نظر آتی ہے گداگری موجودہ معاشرے میں معاشی بداخلاقی کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اور یہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی موجود ہے۔ گداگری آج کے دور میں ایک پیشہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جو کہ معیشت کے لیے نقصان دہ ہے جب تک لوگ محنت کر کے خود کمائیں گے نہیں تب تک معیشت کو استحکام نصیب نہیں ہو سکتا۔ آج لوگوں نے بھیک مانگنے کے دھندے کھول رکھے ہیں بغیر محنت کے کماتے ہیں اور لوگوں کے دیئے ہوئے پیسوں سے گزارا کرتے ہیں اگر یہ ہی لوگ محنت کر کے کمائیں تو یہ پیسہ ملک کی ترقی کے لیے استعمال ہو اور اس طرح ہماری معاشی نظام مستحکم ہو سکے گا جس سے غربت کا خاتمہ ہو گا لوگوں کو روزگار میسر آئیں گے۔ قوت خرید میں اضافہ ہو گا جس سے معیشت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے گی۔

اکتناز

سادہ الفاظ میں اکتناز سے مراد دولت کو نفس کی تسکین کے لیے اکٹھا کرنا اور گن گن کر رکھنا جس سے نہ تو یہ جمع کرنے والے اور نہ ہی معاشرے کے کسی فرد کے کام آسکے گی اکتناز ہے آج مسلمانوں میں اس کا عنصر نمایاں طور پر پایا جا رہا ہے جس سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے۔ احتکار و اکتناز نفسانی خواہشات کی خود غرضی کا مظہر ہے احتکار و اکتناز کرنے والے لوگوں کا مال و دولت دنیا و آخرت میں ان کے لیے وبال جان بن جاتا ہے اکتناز کرنے سے معیشت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں جب دولت ملک کے کسی ترقیاتی کام کے لیے استعمال ہی نہیں کی جائے گی بلکہ ایک بند تالے میں پڑی رہے گی تو اس دولت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

پروفیسر رفیع اللہ شہاب کہتے ہیں:

"ایک طرف شریعت اسلامی زائد از ضرورت دولت کمانے کی کھلی اجازت دیتی ہے اور دوسری طرف اس کے مسرخانہ پر پابندی لگانے کے ساتھ اسے جمع کرنے سے

روکتی ہے۔"(28)

غیر منصفانہ تقسیم دولت

معاش کا معاشرے کے لوگوں پر کافی اثر پڑتا ہے معیشت میں دولت کی تقسیم کافی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ پیداوار کا زیادہ تر انحصار اسی پر ہے چنانچہ اگر کام کرنے والوں کو صحیح پیسے دیئے جائیں یعنی ان کو اجرت صحیح دی جائے تو ایسے کرنے سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور عمل پیدائش آگے بڑھتا رہتا ہے۔ کسی بھی معاشی نظام میں قومی آمدنی اور تقسیم دولت کی نوعیت بہت زیادہ افادیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ اس پر ایک معاشرہ کی خوش حالی کا انحصار ہوتا ہے غیر منصفانہ تقسیم دولت معاشی ناہمواریوں کو جنم دیتا ہے اور محنت کی استعداد کار کم ہو جاتی ہے جس سے تمام لوگوں کو بنیادی سہولیات میسر نہیں آسکتیں اور اس کے نتیجے میں پیدائش دولت قلیل ہو جاتی ہے جس سے معاشرے میں اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں دولت کی غیر مساویانہ تقسیم ملکی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس لیے ایسی پالیسی مرتب کرنی چاہیے جس سے ملک میں معاشی تفاوت کم ہو سکے اور ایسا بھی نہ ہو کہ دولت مخصوص افراد کے گرد رہے اور غریب غربت کی زندگی گزارے۔

According to Molana Mufti Muhammad Shafi:
"A very simple consequence of the prohibition of interest is that it produces a lealance on conformity in the distribution of wealth."(29)

ٹیکس چوری

موجودہ زمانہ میں ٹیکس کی وصولی میں جو بددیانتی اور بدعنوانی ہوتی ہے وہ کسی نظر سے پوشیدہ نہیں ایک تو جن مقاصد کے لیے ٹیکس لگائے جاتے ہیں انہیں بہت کم پورا کیا جاتا ہے دوسری بہت بڑی برائی ٹیکس سے بچنے کی عام ذہنیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے عائد کردہ ٹیکس کا 4/1 حصہ بمشکل جمع ہوتا ہے اور پھر ٹیکس سے بچنے کے لیے مقدار کا ایک حصہ رشوت کی نظر ہو جاتا ہے۔(30) پاکستان جیسے اسلامی ملک میں ہر سال کروڑوں کی رقم ٹیکس چوری کی نظر ہو جاتی ہے اور اس ٹیکس چوری کے کئی اسباب ہیں جن میں زیادہ تر نفسیاتی پن پایا جاتا ہے جب ٹیکس ادا کرنے والے کے سامنے ٹیکس دینے کا مقصد ہی واضح نہ ہو گا تب تک وہ ٹیکس ادا نہیں کرے گا اور اگر ٹیکس ادا کر بھی دے تو خوش دلی سے ٹیکس ادا نہیں کرے گا پھر وہ ٹیکس کو ایک جرمانہ سمجھ کر ادا کرے گا۔ کسی بھی ملک کو چلانے میں ٹیکس سے حاصل ہونے والی رقم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح ہمارے تاجر اور صنعت کار پورا ٹیکس ادا کریں تو معیشت کو درپیش مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ایسے کرنے سے بجلی اور گیس چوری کا خاتمہ ہو سکتا ہے جو کہ ہماری معیشت کو بری طرح چاٹ رہی ہے۔

معاشی مسائل کے اثرات

کسی بھی معاشرہ میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کے معیشت پر برے اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔

لادینیت

مادی طرز فکر کا لازمی جز لادینیت ہے اگر مادہ ہی سب کچھ ہے اور یہ کائنات خود بخود وجود میں آگئی تو پھر نہ کوئی خدا ہے نہ کوئی اس کائنات کا مالک۔ایک سروے کے مطابق امریکہ میں لادینیت تیزی سے بڑھ رہی ہے جبکہ عیسائیت کے ماننے والوں کی تعداد میں بھی بڑی حد تک کمی آئی ہے۔

چور بازاری

معیشت پر چور بازاری، مہنگائی، اشیاء کی عدم دستیابی اور دیگر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ محترم فہیم عثمانی لکھتے ہیں:

"احتکار کے قبیح ترین اثرات اور کشیدگی اس وقت اور زیادہ ہو جاتی ہے جب تاجر حضرات ذخیرہ کی ہوئی اشیاء کو بازار میں لانے کی بجائے چوری بازاری کے ذریعے دوگنی قیمت پر فروخت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔"(31)

غربت وافلاس

معاشی اخلاقی برائیوں کی وجہ سے غربت و افلاس میں اضافہ ہوتا ہے دولت کی فروانی و سائل پیداوار کی کثرت اور حیرت انگیز ارتقاء کے باوجود انسان آج جس غربت و ناداری و بے روزگاری معاشی لوٹ کھسوٹ اور معاشرے کے ظلم و ناانصافی سے پس کر رہ گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے دیکھا جائے اگر فقر و فاقہ کا علاج اور غربت وافلاس کا مداوا دولت کی فروانی اور وسائل پیداوار کی کثرت کی بدولت ہو تو آج معاشرہ میں کوئی غریب و مفلس اور بھوکا ننگا نہ ہو۔ یہ صرف معاشی ترقی کی پیداوار معقول ہونے کی وجہ سے ہے کہ ہر جگہ غربت وافلاس کا دور دورہ ہے لوگ راتوں کو خالی پیٹ سونے پر مجبور ہیں ایسے لوگوں کی تعداد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہے یہ صرف موجودہ معاشی نظام کا حصہ اور لازمی نتیجہ ہے۔

کساد بازاری

سرمایہ داری نظام جس کا محرک نفع کمانا ہے وہ اشیاء کو ضائع کرنا تو پسند کر لیتے ہیں مگر بازار میں لا کر سستے داموں فروخت نہیں کرتے ایسا کرنے سے اشیاء مہنگی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے غریب عوام اس کو خرید نہیں پاتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چیز پڑی کی پڑی خراب ہو جاتی ہے اور معیشت کساد بازاری کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

فہیم عثمانی کہتے ہیں:

"وہ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور نتیجہ کے طور پر دولت سمٹتی رہتی ہے اور عوام کی قوت گھٹتی چلی جاتی ہے صنعت و تجارت کساد بازاری کا شکار ہونے لگتی ہے اور بالآخر پورا معاشرہ تباہی کے دہانے پر جا کھڑا ہوتا ہے۔"(32)

بے روزگاری

عبدالحمید صدیقی کا خیال ہے کہ جدید سرمایہ کی ایک اور نعمت بے روزگاری ہے اور جب سے انسان نے بھاپ سے فائدہ اٹھانا سیکھا تو پیداوار میں

اور تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ جو کام ایک انسان کئی دنوں میں مکمل کرتا تھا جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے چند منٹوں میں ہونے لگا سرمایہ دار ہمیشہ اس کھوج میں رہا کہ وہ انسانوں سے کام کروانے کی بجائے مشینوں سے کام لے۔ کیونکہ اس سے نفع میں اضافہ ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ افراد کی جگہ مشینوں نے سنبھال لی۔ جب ایسی پالیسی پر عمل درآمد شروع ہوا تو لاکھوں انسان بے روزگار ہو گئے وہ جس طرف بھی کام کرنے کے لیے بڑھتے وہاں مشینوں کی آوازانہیں یہ پیغام دیتی کہ اب انسانی قوت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔(33)

مہنگائی

معاشی بدعنوانیوں اور معاشی استحصال نے مہنگائی کو جنم دیا ہے جب معیشت کے اندر سود کا بڑھتا ہوا قرضوں کا بوجھ عوام پر ڈال دیا جائے تو ذخیرہ اندوزی ہو یا بین الاقوامی تجارت جب عدم توازن کا شکار ہو تو مہنگائی جنم لے لیتی ہے دیکھا جائے تو آج کل بڑی بڑی کمپنیاں اور صنعتیں اپنی مصنوعات کی خود اجارہ دار ہیں۔ اور کم ترقی یافتہ ممالک سے منہ مانگے دام وصول کرتی ہیں ان صنعتی اداروں نے بین الاقوامی منڈیوں میں اجارہ داری کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اور اجارہ داری مہنگائی کی وجہ بنتی ہے اور غریب عوام کے لیے مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے لیے جسم و روح کا تعلق قائم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جرائم میں اضافہ

معاشی مسائل سے معاشی بداخلاقیاں جنم لیتی ہیں اور ان کی وجہ سے متعدد جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب معیشت میں لوگوں کو روزگار نہیں ملے گا اور ان کی معاشی ضروریات پوری نہیں ہوں گی تو غربت و افلاس کے مارے لوگ خواہ وہ پڑھے لکھے لوگ کیوں نہ ہوں جرائم میں ملوث ہو جائیں گے جو کہ معیشت کو تنزل کی طرف لے جائیں گے وہ افراد جو معاشرے اور معیشت کی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں ان کی زندگیاں تباہ ہو کر رہ جائیں گی۔

صحیحین کی احادیث کی روشنی میں معاشی مسائل کا حل

دور حاضر میں مسلمانوں میں بے شمار خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ مسلمانوں کا شمار انہی لوگوں میں ہوتا ہے جو گر گر کر سنبھلنا جانتے ہیں۔ امت مسلمہ کو اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالا دینے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی معاشی، علمی اور عملی زندگیوں میں ہر لحاظ سے دین اسلام کو لاگو کریں تا کہ وہ اپنا کھویا ہوا مقام واپس پا سکیں۔ اور معاشی لحاظ سے اپنے آپ کو اس قابل بنا سکیں کہ ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو سکیں۔ اسلام نے معاشی مسائل کے حل کے لیے جو اصول و قواعد عطا کئے ہیں وہ ایک مکمل نظام تجارت کی تشکیل و تنفیذ کے لیے بہترین اساس فراہم کرتے ہیں۔

معاشی نظام اور اخلاقیات

اسلام معاشی نظام میں اخلاقیات کا درس دیتا ہے۔ جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

"عن النبی ﷺ من یحرم الرفق یحرم الخیر"(34)

ترجمہ:(رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔)

اخلاق فطرت انسانی کا وہ جوہر ہے جس کی تخلیق خود خالق کائنات نے کی ہے اور مسلمان کو اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنی معاشی زندگی میں بھی حدود اللہ کا پابند اور اخلاقی ضوابط کا احترام کرنے والا بن جائے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے عائد کیے ہیں۔ جبکہ اسلام نے تمام ناجائز ذرائع دولت کا سد باب کرتے ہوئے اخلاقیات کا درس دیا ہے کہ انسان دنیا میں دوسرے کا استحصال اور دوسروں کے حقوق پس پشت ڈال کر صرف اپنے مفاد کو ہی مد نظر نہ رکھے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"لایو من احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ"(35)

ترجمہ:(تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔)

قمار اور سٹہ بازی کی ممانعت

اسلام کے حکیمانہ قانون تجارت کے مطابق تجارتی جوا نہ صرف تجارتی استحصال کا ذریعہ ہے بلکہ معاشی اور طبقاتی استحصال کا ذریعہ بھی ہے۔ اس لیے اسلام نے جوا اور سٹہ بازی کی تمام صورتوں سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون"(36)

ترجمہ:(بلاشبہ شراب، جوا، بت پانسے، کے تیر یہ سب سراسر نجاستیں اور شیطان کے کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا سکو۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع الحصاۃ و عن بیع الغرر"(37)

ترجمہ:(رسول اللہ ﷺ نے کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔)

جبکہ اسلام میں کسب حلال پر زور دیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"ما اکل احد طعاما قط خیر امن ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داودؑ کان یاکل من عمل یدہ"(38)

ترجمہ:(کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھایا کرتے تھے۔)

ناجائز ذرائع بیع کی ممانعت

اسلام تمام ناجائز طریقے سے خرید و فروخت کی مخالفت کرتا ہے اور اسلام نے معاشی مسئلے کا حل تجارت میں تمام بدعنوانیوں کا خاتمہ کر کے نکال دیا ہے۔

ا۔ بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کی ممانعت

"ان رسول اللہ ﷺ نھی عن الملامسۃ و المنابذۃ"(39)

ترجمہ:(رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔)

جبکہ اسلام میں بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا گیا ہے جب تک خریدار سودے کو دیکھے گا نہیں تب تک سودا ناجائز ہوگا اور اس میں دھوکا اور قمار ہوگا اسلام نے اس قسم کے استحصال کو باطل قرار دیا ہے۔

۲۔ حبل الحبلۃ کی ممانعت

تحریم بیع حبل الحبلۃ کی اسلام میں ممانعت کی گئی ہے۔

"عن ابن عمر رضی الله عنه قال: کان اهل الجاهلیة یتبایعون لحم الجزور الی حبل الحبلة و حبل الحبلة ان تنتج الناقة ثم تحمل التی نتجت فنهاهم رسول الله عن ذلک"[(40)]

ترجمہ: (حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے، پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے۔)

۳۔ مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی کی بیع میں دخل اندازی کی ممانعت

اسلام میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کی بیع میں دخل اندازی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان رسول الله قال: لایبیع بعضکم علی بیع اخیه"[(41)]

ترجمہ: (رسول اللہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید وفروخت میں دخل اندازی نہ کرے۔)

۴۔ تجارتی قافلوں سے آگے بڑھ کر ملنے کی ممانعت

اسلام میں تلقی الحلب سے منع فرمایا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

" نهی النبی ﷺ عن التلقی وان یبیع حاضر لباد"[(42)]

ترجمہ: (نبی کریم ﷺ نے (تجارتی قافلوں سے) آگے بڑھ کے ملنے سے منع فرمایا اور بستی والوں کو باہر والوں کا مال بیچنے سے بھی منع فرمایا۔)

۴۔ شہری کا کسی دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت

اسلام میں کسی شہری کا دیہاتی سے مال خریدنے سے منع کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نهی رسول الله ﷺ ان یبیع حاضر لباد"[(43)]

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال بیچے۔)

کیونکہ دیہاتی سادہ لوح ہوتے ہیں شہری ان سے جب مال خریدتے ہیں تو کم قیمت دیتے ہیں اور آگے جا کر زیادہ قیمت میں فروخت کرتے ہیں۔

ایسا کرنے سے دیہاتی لوگوں کا استحصال ہوتا ہے۔

۵۔ دھوکہ کی ممانعت

اسلام میں تحریم القریۃ کی ممانعت کی گئی ہے

"عن النبی ﷺ قال: من اشتری شاۃ مصراۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردھا رد معھا صاعا من طعام الاسمراء "(44)

ترجمہ :(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر پھیر دے تو ایک صاع اناج کا بھی دے لیکن گیہوں دینا ضروری نہیں۔)

٦۔ نجش کی ممانعت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

"نھی النبی ﷺ النجش "(45)

ترجمہ :(نبی کریم ﷺ نے نجش سے منع فرمایا تھا۔)

کیونکہ بولی دینے سے ایک دوسرے کے لیے خود غرضی کا پہلو نکلتا ہے اور اس میں ایک دوسرے کو نقصان دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۷۔ پھلوں کی پختگی سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت

اسلام میں پھلوں کی پختگی سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت کی گئی کیونکہ یہ بیع باطل ہے اور بیع غرار کا درجہ رکھتی ہے۔

"عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ نھی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا نھی البائع و المبتاع "(46)

ترجمہ :(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پختہ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا۔ آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو تھی۔)

الغرض اسلامی معاشی تعلیمات وحدت کی علمبردار ہیں جو کہ ان تمام ناجائز تجارتی ذرائع کا سد باب کرتی ہے جو معاشرے کو مصنوعی طبقات میں تقسیم کر دیتے ہیں کیونکہ معاشی لحاظ سے بھی افراد کا مختلف طبقات میں تقسیم ہو جانا اسلام کی نوعیت کے خلاف ہے دین اسلام قطعا اس کی اجازت نہیں دیتا۔

احتکار اور اکتناز کی ممانعت

اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے احتکار و اکتناز جیسی بد دیانتی سے منع کیا اور قانونی طور پر روکنے کی بجائے اخلاقی ترغیب و ترہیب سے روکا ہے ۔قرآن پاک کی متعدد آیات میں احتکار و اکتناز کی حرمت اور وجوب انفاق کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ بھی اس کا عملی ثبوت ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

"و الذین یکنزون الذھب و الفضۃ و لا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیمO یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا

جباهھم و جنوبھم و ظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون"[47]

ترجمہ: (اور جو لوگ سونا اور چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو جس روز کہ اس مال پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا پس خزانہ جمع کرنے کا مزا چکھو۔)

حدیث نبوی ﷺ میں احتکار کی مذمت کی گئی ہے:

"قال رسول اللہ ﷺ من احتکر فھو خاطیئ"[48]

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی احتکار کرے وہ گناہ گار ہے۔)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"مااحب أن لی مثل احد ذھبا انفقہ کلہ الاثلاثۃ دنانیر"[49]

ترجمہ: (اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو میں اس کے سوا دوست نہیں رکھتا کہ صرف تین دینار بچا کر باقی تمام کا تمام (اللہ کے راستے میں) دے ڈالوں۔)

احتکار و اکتناز کا سد باب، زکوۃ و صدقات، انفاق فی سبیل اللہ اور وراثت کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔

ا۔زکوۃ و صدقات

دنیا کے تمام مذاہب اگرچہ انسانیت کی خدمت کرنے اور حاجت مندوں کی اعانت کرنے کی ترغیب و تعلیم دیتے ہیں لیکن یہ اسلام ہی کی خصوصیت ہے کہ اس نے محض ترغیب و تعلیم ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اس قسم کے سالانہ ٹیکس کا طریقہ کار قائم کر دیا ہے جو لوگوں کی ضروریات کو پورا کرے اور اس کو نماز کے بعد کا درجہ دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ"[50]

ترجمہ: (اور یہ وہ لوگ ہے جنہیں ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔)

"النبی ﷺ قال: قال اللہ تبارک و تعالی یا ابن ادم! انفق انفق علیک و قال: یمین اللہ ملای، و قال ابن نمیر ملان سحاء لایغیضھا شئی اللیل و النھار"[51]

ترجمہ: (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم کے بیٹے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔)

۲۔انفاق فی سبیل اللہ

احتکار و اکتناز کی نفی اور انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت قرآن اور احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"و یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو"[52]

ترجمہ: (وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو آپ ﷺ فرمادیں کہ جو کچھ ضرورت سے بڑھ کر ہے۔)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا المنفقة والسفلی السائلة"[53]

ترجمہ: (اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔)

۳۔ وراثت

اپنی ضروریات زندگی پر خرچ کرنے راہ خدا میں صدقہ دینے اور خیرات و زکوۃ کی ادائیگی کے باوجود دولت ایک جگہ سمٹ کر رہ گئی ہو تو اس کو پھیلانے کی اسلام نے ایک اور تعبیر اختیار کی ہے اس کا نام وراثت ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"للرجال نصیب مما ترک الوالدن و الاقربون و للنسائ نصیب مما ترک الوالدن و الاقربون مما قل منه اوکثر نصیبا مفروضا"[54]

ترجمہ: (مردوں کا اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، اگرچہ تھوڑا ہو یا زیادہ یہ حصہ مقرر ہے۔)

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے:

"قال رسول الله الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر"[55]

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت کے نزدیک ہو۔)

ملاوٹ کی ممانعت

اسلام اشیاء میں ملاوٹ پر پابندی لگاتا ہے اور اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اپنے بھائیوں کو ناقص اشیاء فروخت کی جائیں۔ بلکہ اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ اشیاء میں کوئی بھی عیب ہو تو اس کو واضح کر دیا جائے۔ سورۃ آل عمران میں ہے:

"و من یغلل یات بما غل یوم القیمة"[56]

ترجمہ: (جو کوئی چھپاتا ہے تو قیامت کے دن وہ لانا پڑے گا جو اس نے چھپایا تھا۔)

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے:

"نھی رسول الله عن بیع الصبرة من التمر لا یعلم مکیلھا بالکیل المسمی من التمر"[57]

ترجمہ: (منع کیا رسول اللہ نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔)

ناپ تول میں کمی کی ممانعت

اشیاء کی خرید و فروخت میں صحیح ناپ تول کا ہونا بہت ضروری ہے تاکہ لین دین کا وزن پورا ہو سکے اگر بات درست نہ ہو تو ایک فریق کو زیاں کا

اندیشہ ہوتا ہے۔اسلام توزان کے لیے درست ناپ تول کا حکم دیتا ہے۔اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"و اوفوا الكيل و الميزان بالقسط"(58)

ترجمہ:(اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔)

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يكتاله"(59)

ترجمہ:(جو شخص اناج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو ماپ نہ لے۔)

توازن کے لیے اگر ناپ تول کا خیال نہ رکھا جائے اور انحراف کیا جائے تو گنہگار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص کے فائدے اور دوسرے شخص کے نقصان کا اسلام قائل نہیں۔اسلام چاہتا ہے کہ سودا بازی میں فراڈ اور ہیرا پھیری کا غلیظ عنصر داخل نہ ہو۔بلکہ اسلام تو سب کے ساتھ ناپ تول میں احسان جیسی افکار واصواف کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔

اس کی مثال حدیث رسول ﷺ سے ملتی ہے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان رجلا اتى النبى ﷺ يتقاضاه بعيرا فقال رسول الله اعطوه فقالوا: مانجد الاسنا افضل من سنة قال الرجل: او فيتنى او فاك الله فقال : رسول الله اعطوه فان ميه خيار الناس احسنهم قضاءً"(60)

ترجمہ:(ایک شخص نبی کریم ﷺ سے اپنا قرض کا اونٹ مانگنے آیا تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا"اسے اس کا اونٹ دے دو"صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے اس پر اس شخص(قرض خواہ)نے کہا مجھے تم نے میرا پورا حق دیا۔تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے!رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اسے وہی اونٹ دے دو کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہے۔)

رشوت کی ممانعت

رشوت کسی معاشرے میں اس وقت جنم لیتی ہے جب وہاں عدل وانصاف کا خاتمہ ہو جائے اور انسان خود غرضی اور مفاد پرستی کی بھینٹ چڑھ جائے۔رشوت کے نتیجے میں اعلی اخلاقی اقدار عدل،ایثار،رواداری اور اخوت وغیرہ سب ختم ہو جاتے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

"و لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل و تدلوا بها الى الحكام لتاكلوا فريقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون"(61)

ترجمہ:(اور تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو نہ مال کو(بطور رشوت)حاکموں تک پہنچایا کرو کہ یوں لوگوں کے مال کا کچھ حصہ تم بھی ناجائز طریقے سے کھا سکو حالانکہ تمہارے علم میں ہو۔)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"من أخذ من الارض شيئا بغير حقه خسف، به يوم القيامة الى سبع ارضين"(62)

ترجمہ:(جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لے لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔)

اسلام اس کے برعکس ہدیہ کا تصور پیش کرتا ہے اگر کوئی کسی انسان کو خوش ہو کر خود اپنی مرضی سے کچھ تحفہ کے طور پر دے تو ایسا کرنا جائز ہے

کیونکہ آپ ﷺ بھی ہدیہ قبول کر لیتے تھے۔

"ان النبی ﷺ ارسل الی امرأة من المها جرین، وکان لها غلام نجار قال لها: (مری عبدک فلیعمل لنا اعواد المنبر)، فامرت عبدها، فذهب فقطع من الطرفائ، فصنع له منبرا، فلما قضاه ارسلت الی النبی ﷺ ان قدقضاه، قال: (ارسلی به الی) فجاؤوا به فاحتمله النبی ﷺ فوضعه حیث ترون"(63)

ترجمہ: (نبی کریم ﷺ نے ایک مہاجر عورت کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ ان کا ایک غلام بڑھئی تھا۔ ان سے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلام سے ہمارے لیے لکڑیوں کا منبر بنانے کے لیے کہیں، چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا، وہ غابہ سے جا کر جھاؤ کاٹ لایا اور اس کا ایک منبر بنادیا جب وہ منبر بنا چکے تو اس عورت نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ منبر بن کر تیار ہے آپ ﷺ نے کہلوایا کہ: اسے میرے پاس بھجوادیں، جب لوگ لائے تو نبی کریم ﷺ نے خود اسے اٹھایا اور جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہیں آپ ﷺ نے اسے رکھا۔)

قسموں کی ممانعت

اسلام میں بات بات پر قسم کھانے والے کو حد درجہ بے اعتبار نا قابل اعتماد سمجھا ہے اور قرآن پاک میں ایسے شخص پر اعتبار نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کو انسان کا بڑا عیب بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا تطع کل حلاف مهین"(64)

ترجمہ: (اور بہت قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہنا مانو۔)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"ایا کم و کثرة الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق"(65)

ترجمہ: (بچو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر مٹا دیتی ہے "برکت کو"۔)

اسلام کے جملہ اخلاق میں شامل ہے کہ شے کے عیب کو واضح کیا جائے تاکہ کسی کی حق تلفی نہیں ہو۔

"عن عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنه ان رجلا، اقام سلعة، وهو فی السوق، فحلف بااللہ لقد اعطی بها مالم یعط لیوقع فیها رجلا من المسلمین، فنزلت: (ان الذین یشترون بعهداللہ وأیما نهم ثمنا قلیلا " (66)

ترجمہ: (عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا اس پر یہ آیت اتری "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلہ میں بیچتے ہیں۔)

اجارہ داری کی ممانعت

اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک ہی طبقہ کسی شعبے میں عوام کے استحصال کے لیے قابض ہو جائے بلکہ اس کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے بلکہ اسلام اجارہ داری کے خاتمے کے لیے اقدامات کی تلقین کرتا ہے۔ حدیث رسول اللہ ﷺ ہے:

"عن عبداللہ قال اعطی اللہ خیبر الیهود ان یعملوها و یزرعوها ولهم شطر ما یخرج منها"(67)

ترجمہ: (عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین دے دی تھی کہ اس میں محنت کے ساتھ کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا حصہ خود لے لیا کریں۔)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام معاشی مساوات کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا بلکہ منافع کی تقسیم کا عادلانہ نظام دیتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ تجارتی اخلاقیات سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا جاسکے۔ تاکہ امت مسلمہ کو معاشی مسائل سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

معاہدہ کی پابندی

اسلام نے تجارتی معاہدوں کی بنیاد فریقین کے ساتھ عمدہ برتاؤ اور باہمی رضامندی اور تعاون پر رکھی ہے اور عہد کو پورا کرنے کا تقاضا کیا گیا ہے کہ اگر ایک انسان تجارت میں اپنی معاشی فلاح حاصل کر رہا ہے تو وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"و اوفوا بعهد الله اذا عهدتم و لا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و قد جعلتم الله عليكم كفيلا"(68)

ترجمہ: (اور اللہ کا نام لے کر جو تم اقرار کرتے ہو اس کو پورا کرو اور قسموں کو پکی کر کے نہ توڑا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو تم نے اپنے اوپر ضامن ٹھہرایا۔)

رسول اللہ کا فرمان مبارک ہے:

"ذمة المسلمين واحدة، ضمن اخضر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لايقبل منه صرف ولاعدل"(69)

ترجمہ: (تمام مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے اس لیے اگر کسی مسلمان کی دی ہوئی امان میں (دوسرے مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔)

اشتہار بازی کی ممانعت

اسلام اس بات کی ممانعت کرتا ہے کہ کسی چیز کی مبالغہ کی حد تک اشتہار بازی کی جائے اور اس کے لیے غلط ذرائع استعمال کئے جائیں اور پھر یہ قیمت صارفین پر منتقل کر دی جائے اور وہ چیز ان کو مہنگے داموں فروخت کی جائے اور دوسری طرف وہ اس چیز کا معیار بھی حاصل نہ کر سکیں۔ کاروبار میں جن منافی اخلاقی حرکتوں کے ذریعے نفع کا حصول ہوتا ہے ان میں دھوکہ اور غلط بیانی بہت نمایاں چیز ہے کاروباری دنیا میں چیزیں غلط اور مبالغہ آمیز اشتہار بازی، عیب دار مال کو اچھا بنا کر پیش کرنا، گھٹیا مال کو بظاہر بلند معیار بنا کر سامنے لانا یا قیمت خرید کے بارے میں غلط بیانی سے کام لے کر خریدار کو زیادہ قیمت پر آمادہ کرنے کی شکلیں اختیار کرنا اسلام ان ساری حرکتوں کو ممنوع اور قانوناً ناقابل برداشت قرار دیتا ہے۔

"عن عبدالله بن عمر رضى الله عنه: ان رجلا، ذكر للنبى ﷺ انه يخدع فى البيوع، فقال: (اذا بايعت فقل: لاخلابة)"(70)

ترجمہ: (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں۔)

اسراف و بخل کی ممانعت

اسلام میں کنجوسی کرنے اور فضول خرچی کرنے والے کو ناپسند کیا گیا ہے۔ انسان جائز طریقوں سے حاصل شدہ دولت کو ناجائز کاموں میں اڑائے یا اپنی عیش و عشرت پر یا معیار زندگی پر خرچ کرتا رہے یہ جائز نہیں۔ اسلام نے دولت حاصل کرنے کے غلط طریقوں کو حرام قرار دیتے ہوئے جائز طریقہ سے حاصل شدہ دولت کو جمع کرنے کی سختی سے مذمت کی ہے۔ جبکہ اسلام اس کی بجائے اعتدال ہبہ اور وقف کا درس دیتا ہے اور یتیموں، مسکینوں، والدین عزیز و اقارب، بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی تلقین کرتا ہے اور یہ ہی روش اسلام کی نگاہ میں معتبر ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما"(71)

ترجمہ: (اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرنے لگیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان سیدھی راہ اختیار کرتے ہیں۔)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"الا قتصاد نصف المعیشة"(72)

ترجمہ: (میانہ روی معیشت کا نصف ہے۔)

مزید ارشاد فرمایا:

"لان یمنح الرجل اخاہ ارضہ خیر لہ من ایا خذ علیھا خرجا معلوما"(73)

ترجمہ: (اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے۔)

سود کی ممانعت

اس وقت تجارت میں جو سب سے بڑی بد اخلاقی ہے اور معیشت کو جس سے نقصان پہنچتا ہے وہ سود ہے۔ اسلام سودی سرمایہ کاری کو رد کرتے ہوئے سرمایہ کاری کی جائز صورتیں بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ شراکت، مضاربت اور بیع سلم۔

ا۔ شراکت

شراکت اجتماعی سرمایہ کاری کا بڑا پرانا کاروباری طریقہ ہے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل متمدن عربوں میں یہ طریقہ رائج تھا۔ لہذا اس کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے پسند فرمایا اور اسے جاری رکھا۔ اس کا جواز قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"و ان تخالطوھم فاخوانکم"(74)

ترجمہ: (اوا گر انہیں (نفقہ و کاروبار میں) اپنے ساتھ ملالو تو وہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے کہا:

"اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل، قال: (لا) فقالوا: فتکفرنا المؤونة ونشرککم فی الثمرة قالوا: سمعنا واطعنا"(75)

ترجمہ: (ہمارے باغات آپ ہم میں اور ہمارے مہاجر بھائیوں میں تقسیم فرمادیں۔ آپ ﷺ نے انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ درختوں میں محنت کرو، ہم تم میوے میں شیرک رہیں گے انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا۔)

۲۔ مضاربت

سود کا صحیح اسلامی متبادل شراکت و مضابت ہے جو سود سے بدرجہ بہت اچھے نتائج کا حامل ہے یہ تمویل کا نہایت مثالی عادلانہ اور منصفانہ طریقہ ہے، جس کے تقسیم دولت پر بہت اچھے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ مضاربت کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے:

"واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ"(76)

ترجمہ: (اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو زمین میں چل پھر کر اللہ کریم کا رزق تلاش کرتے ہیں۔)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ان رسول اللہ اعطی خیبر الیهود علی ان یعملوها ویزرعوها ولهم شطر ماخرج منها"(77)

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر سونپی تھی کہ اس میں محنت کریں اور جو بوئیں اس کی پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔)

مضاربت کے ذریعے درج ذیل چیزوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

- انسانی مصالح کا تحفظ
- گردش دولت میں اضافہ
- ملکی معیشت کی ترقی
- ناداروں کی بھلائی
- سودی بینکاری کا متبادل ذریعہ

بیع سلم

بیع سلم لین دین کا ایک جائز طریقہ ہے روزمرہ معاملات میں ایک اہم ضرورت کے طور پر ااستثنائی معاملہ کی اجازت شریعت نے دی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من السلف فلا یسلف الا فی کیل معلوم و وزن معلوم"(78)

ترجمہ: (جو کوئی سلف کرے وہ معین ناپ میں کرے معین تول میں۔)

گداگری کی ممانعت

اسلام لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے منع کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"انما انا خازن ضمن اعطیته عن طیب نفس فمبارک له فیه و من اعطیته عن مسئلة و شره کان کا لذی یا کل ولا یشبع"(79)

ترجمہ:(میں توفقط خزانچی ہوں جس کو میں دل کی خوشی سے دوں(یعنی بغیر سوال اور لجاجت مسائل کے)تو اس کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اس کو ستانے سے دوں اس کا حال ایسا ہے کہ گویا کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔)

اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کی ہدایت کرتا ہے کہ وہ باوقار اور خوددار ہو کر معاشرے میں زندگی بسر کریں نہ کہ لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہو کر رہ جائیں یہاں تک کہ اگر کسی پر فقر وفاقہ بھی آجائے تب بھی کسی پر ظاہر نہ کریں۔بلکہ انسان کو خود محنت کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیسہ کمایا جائے ہمارے نبی ﷺ بھی اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے حضرت آدمؑ کھیتی باڑی کرتے تھے۔حضرت نوحؑ بڑھئی تھے ادریسؑ درزی تھے ابراہیمؑ اور لوطؑ زمیندار تھے صالحؑ تاجر تھے۔داؤدؑ زرہ بناتے تھے۔اور موسیٰؑ،شعیبؑ اور حضرت محمد ﷺ بکریاں چرایا کرتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما بعث الله نبیا الارعی الغنم فقال اصحابه: وانت؟ فقال: نعم کنت ارعاها علی قرار یط لاهل مکة"(80)

ترجمہ:(اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اس پر آپ ﷺ کے صحابہ نے پوچھا،کیا آپ ﷺ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟فرمایا کہ ہاں!کبھی میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی تنخواہ پر چرایا کرتا تھا۔)

جبکہ اسلام مزدور اور آجر کے حقوق کا تعین کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اخوانکم خولکم جعلهم الله تحت ایدیکم، فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس،ولاتکلفوهم مایغلبهم، فان کلفتموهم فاعینوهم"(81)

ترجمہ:(یاد رکھو)ماتحت لوگ تمہارے بھائی ہیں۔اللہ نے(اپنی کسی مصلحت کی بناء)پر انہیں تمہارے قبضے میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہ کپڑا اسے پہنائے جو آپ پہنتا ہے اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لیے مشکل ہو جائے اور اگر کوئی سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔)

جس طرح اسلام مزدور کے تمام حقوق پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اسی طرح مزدور کو بھی آجر کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے اس کے مال کا تحفظ کرنا چاہیے۔حدیث نبوی ﷺ ہے:

"والخادم فی مال سیده راع، و هو مسئوول عن رعیته"(82)

ترجمہ:(اور خادم اپنے آقا کے مال کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔)

نتائج بحث

مندرجہ بالا بحث سے درج ذیل اصول و نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔

۱۔ کسی بھی معاشی حکمت عملی کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مذہب، ریاست اور اخلاقی پابندیوں کے سائے میں پروان چڑھے۔ نبی کریم ﷺ کی معاشی پالیسی ان تمام چیزوں کا مجموعہ ہے۔

۲۔ اسوۂ حسنہ کی روشنی میں قدیم فقہی لٹریچر میں موجود معاشی اصطلاحات کو عصر حاضر کی اصطلاحات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش جدید مسلم ریاستوں کے لیے ناگزیر ہے۔

۳۔ دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح آپ ﷺ کی معاشی تعلیمات و اسوۂ آفاقیت اور جامعیت کی مظہر ہے۔

۴۔ صحیحین میں مختلف مباحث معیشت بیان کیے گئے ہیں اور مختلف معاشی سرگرمیوں کو اجاگر کیا گیا ہے ان معاشی سرگرمیوں کی روشنی میں معتدل و متوازن نظام مرتب کیا جائے۔

۵۔ صحیحین کی احادیث کی روشنی میں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق عوام الناس کے جدید معاشی مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔ ان معاشی مسائل کا حل قومی اور بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا جائے تاکہ نظام معیشت کا صحیح تصور قائم ہو سکے اور احادیث رسول ﷺ میں جو معاشی سرگرمیاں بیان کی گئی ہیں ان سے غفلت نہ برتی جائے۔

۶۔ معیشت کے موضوع پر مزید تحقیقی کام کیا جائے جس سے معیشت کے احکام و مسائل کا صحیح علم حاصل ہو اور نظام معیشت کے پیش نظر جو اسلام کے مقاصد و احکام ہیں وہ حاصل ہو سکیں۔

۷۔ لوگوں کی مصلحت اور مفاد کے پیش نظر تعلیمات و اسوۂ نبوی ﷺ اور مقاصد شریعت کی روشنی میں معاشی و جدید معاشی مسائل کا حل تلاش کرنا اسلامی ریاست کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

۸۔ بہرحال آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی کا باریک بینی سے احاطہ کیا جائے اور آپ ﷺ کی اختیار کردہ معاشی پالیسیوں کی روشنی میں عصر حاضر کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ عصر حاضر کے موجودہ معاشی مسائل کا اگر کوئی مستقل حل ہے تو وہ صرف نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے پیش کردہ معاشی اسوۂ میں ہے۔

حوالہ جات

1۔ یوسف زئی، فضل محمد، مولانا، تحفۃ المنعم، شرح صحیح مسلم، مکتبہ الشیخ، کراچی، صفر 1435ھ/2013ء، ص: ۵/۱۸۰

2۔ البقرہ(۲) ۲۷۵

3۔ پالن پوری، سعید احمد، مفتی مولانا، تحفۃ القاری شرح صحیح بخاری، مکتبہ حجاز دیوبند، دہلی، محرم الحرام ۱۴۳۶ھ/ اکتوبر ۲۰۱۴ء، ص: ۵/۲۸۸

4۔ ایضا، ص: ۵/۲۹۷

5۔ سلیم اللہ خاں، مولانا، کشف الباری، (ترتیب و تحقیق: مولانا مفتی محمد مزمل سلاوٹ)، مکتبہ فاروقیہ، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص: ۶۳۹

6۔ العینی، بدر الدین، محمود بن احمد، علامہ، البنایۃ فی شرح الھدایۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۰ھ، ص: ۳/۲۶۱
7۔ عثمانی، محمد تقی، مفتی، مولانا، انعام الباری، مکتبۃ الحراء، کراچی، ۲۰۰۹ء، ص: ۶/۴۸۱
8۔ محمد عثمان غنی، علامہ، نصر الباری شرح صحیح بخاری، مکتبۃ الشیخ، کراچی، س ن، ص: ۶/۲۱۷
9۔ الطحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ، المحدث، الامام، شرح معانی الآثار و فتاوی عالمگیر، آرام باغ، کراچی، س ن، ص: ۲/۵۶
10۔ پالن پوری، سعید احمد صاحب، مفتی، مولانا، تحفۃ القاری، ص: ۵/۳۹۲
11۔ ایضا، ص: ۵/۴۱۵
12۔ ابو نعمان، بشیر احمد، الشیخ، اسلامی تجارت، مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد، مارچ ۲۰۰۸ء، ص: ۳۹
13۔ ایضا، ص: ۴۶
۱4۔ سورۃ الطور (۵۲) ۲۱
۱5۔ شریف الحق مجددی، مفتی، مولانا، نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری، رومی پبلی کیشنز، لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ص: ۳/۱۵۷
16۔ پالن پوری، سعید احمد صاحب، مفتی، مولانا، تحفۃ القاری، ص: ۵/۵۶۲
17۔ ابو نعمان، بشیر احمد، الشیخ، اسلامی تجارت، ص: ۴۲
۱8۔ پالن پوری، سعید احمد صاحب، مفتی، مولانا، تحفۃ القاری، ص: ۶/۱۴۰
19۔ علوی، عبدالعزیز، مولانا، تحفۃ المسلم شرح صحیح مسلم، نعمانی کتب خانہ، لاہور، فروری 2017ء، ص: ۵/۹۵
20۔ نعیم صدیقی، محمد، اسلام اور جدید معاشی تصورات، مکتبہ دانیال، لاہور، ستمبر ۲۰۱۵ء، ص: ۷۷
۲۱۔ سیوہاری، حفظ الرحمن، اسلام کا اقتصادی نظام، مکتبہ دار العلوم، کراچی، س ن، ص: ۲۶۳
2۲۔ تقی عثمانی، محمد، اسلام اور جدید معاشی مسائل، ادارہ اسلامیات، لاہور، جون ۲۰۰۸ء، ص: ۲/۱۷۴
23۔ غفاری، نور محمد، ڈاکٹر، اسلام کا قانون تجارت، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور، 1986ء، ص: ۱۸۲
2۴۔ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۱۳ جون ۲۰۰۵ء، ص: ۳۳۰۔۳۲۹
25۔ عمران ایوب لاہوری، حافظ، تجارت کی کتاب، (تحقیق: علامہ ناصر الدین البانی)، فقہ الحدیث پبلی کیشنز، لاہور، مارچ ۲۰۱۰ء، ص: ۷۸
26. www.Nationsencyclopedia.com
27۔ محبوب سردار بخاری، متوازن اسلامی نظام معیشت، ھبہ روڈ سکھر، س ن، ص: ۱۸۰
۲8۔ رفیع اللہ شہاب، اسلامی ریاست کا مالیاتی و بنکاری کا نظام، شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۷۳ء، ص: ۲۶
29. Muhammad Shafi, Mufti, Molana, Distribution of wealth in Islam, Dawn academy International University, 1990, P:25
30۔ رفیع اللہ شہاب، اسلامی ریاست کا مالیاتی و بنکاری نظام، ص: ۱۸
31۔ فہیم عثمانی، اسلامی معیشت کے چند نمایاں پہلو، اسلامک پبلی کیشنز ہاؤس، لاہور، 1974ء، ص: ۴۶

32۔ ایضا، ص: ۲۷

33۔ صدیقی، عبدالمجید، انسانیت کی تعمیر نو اور اسلام، اسلامک پبلی کیشنز ہاؤس، لاہور، جون 2005ء، ص: ۸۹

34۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب البر والصلوۃ، باب فضل الرفق، حدیث نمبر: ۶۵۹۸، دارالسلام، الریاض، الطبعۃ الثانیہ، محرم 1421ھ/اپریل 2000ء

35۔ البخاری، ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان، ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، حدیث نمبر ۱۳، دارالسلام، الریاض، الطبعۃ الثانیہ، ذوالحجۃ 1419ھ/مارچ 1999ء

36۔ المائدہ (۵) ۹۰

37۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاۃ والبیع۔۔۔، حدیث نمبر ۳۸۰۸

38۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، حدیث نمبر: ۲۰۷۲

39۔ // ، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذۃ، حدیث نمبر ۲۱۴۶

40۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسن، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع حبل الحبلۃ، حدیث نمبر: ۳۸۱۰

41۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذۃ، حدیث نمبر ۲۱۳۹

42۔ // ، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النھی عن تلقی الرکبان، حدیث نمبر: ۲۱۶۲

43۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب من کرہ ان یبیع حاضر لباد باجر، حدیث نمبر: ۲۱۵۹

44۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب حکم بیع المصراۃ، حدیث نمبر: ۳۸۳۲

45۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النجش، حدیث نمبر: ۲۱۴۲

46۔ // ، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحھا، حدیث نمبر: ۲۱۹۴

4۷۔ التوبہ (۹) ۳۵،۳۴

48۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الاحتکار فی الاقوات، حدیث نمبر: ۴۱۲۲

۴9۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ماادی زکاتہ فلیس بکنز، حدیث نمبر: ۱۴۰۸

50۔ الحج (۲۲) ۴۱

51۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی النفقۃ وتبشیر۔۔۔، حدیث نمبر: ۲۳۰۸

۵2۔ البقرہ (۲) ۲۱۹

۵3۔ // ، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان الید العلیا۔۔۔، حدیث نمبر: ۲۳۸۵

۵4۔ النسائ (۴) ۷

۵5۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب الفرائض، باب الحقوا الفرائض۔۔۔، حدیث نمبر: ۴۱۴۱

56۔ آل عمران (۳) ۱۶۱

57۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع صبرۃ التمر۔۔۔، حدیث نمبر: ۳۸۵۱

58۔ الانعام (۶) ۱۵۴

59۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، حدیث نمبر: ۳۸۴۸

60۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب فی الاستقراض، باب ھل یعطی اکبر من سنہ، حدیث نمبر: ۲۳۹۲

61۔ البقرہ (۲) ۱۸۸

62۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، ابواب المظالم والقصاص، باب اثم من ظلم شیً امن الارض، حدیث نمبر: ۲۴۵۴

63۔ // ، صحیح بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا، باب من الستوھب من اصحابہ شیًا، حدیث نمبر: ۲۵۶۹

64۔ القلم (۶۸) ۱۰

65۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب النھی عن الحلف فی البیع، حدیث نمبر: ۴۱۲۶

66۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب ما یکرہ من الحلف فی البیع، حدیث نمبر: ۲۰۸۸

67۔ // ، صحیح بخاری، کتاب فی الاجارات، باب اذا استاجر ارضا فمات احدھما، حدیث نمبر: ۲۲۸۵

68۔ النحل (۱۶) ۹۱

69۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، حدیث نمبر: ۱۸۷۰

70۔ // ، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب ما یکرہ من الخداع فی البیع، حدیث نمبر: ۲۱۱۷

71۔ الفرقان (۲۸) ۶۷

72۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بیان الید العلیا خیر۔۔۔، حدیث نمبر: ۲۳۸۵

73۔ // ، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب الارض تمنح، حدیث نمبر: ۳۹۵۷

74۔ البقرہ (۲) ۲۲۰

75۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، ابواب الحرث والمزارعۃ، باب اذا قال اکفنی مؤونۃ۔۔۔، حدیث نمبر: ۲۳۲۵

76۔ المزمل (۷۳) ۲۰

77۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، ابواب الحرث والمزارعۃ، باب المزارعۃ مع الیھود، حدیث نمبر: ۲۳۳۱

78۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب السلم، حدیث نمبر: ۴۱۱۹

79۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب النھی، عن المسئلۃ، حدیث نمبر: ۲۳۸۹

80۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، صحیح بخاری، کتاب فی الاجارات، باب رعی الغنم علی قراریط، حدیث نمبر: ۲۲۶۲

81۔ // ، صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب المعاصی من أمر الجاھلیۃ، حدیث نمبر: ۳۱

82۔ // ، صحیح بخاری، کتاب فی الاستقراض، باب العبد راع فی مال سیدہ۔۔۔، حدیث نمبر: ۲۴۰۹

References

1. Yousafzai, Fazal Mohammad, Maulana, Tahfat Al-Muneem, Sharh Sahih Muslim, Maktab Al-Sheikh, Karachi, Safar 1435 AH / 2013, p.5/180
2. Al-Baqarah 2:275

3. Palan Puri, Saeed Ahmad, Mufti Maulana, Tahfa Al-Qari Sharh Sahih Bukhari, Maktab Hijaz Deoband, Delhi, Muharram ul Haram 1436 AH / October 2014, P:5/288
4. Ibid, P:5/297
5. Saleemullah Khan, Maulana, Kashf Al-Bari, (Compiled and researched by: Maulana Mufti Muhammad Muzammil Salawat), Maktab Farooqia, Karachi, 2012, p:639
6. Al-Aini, Badruddin, Mahmoud Bin Ahmad, Allama, Al-Banaiyat Fi Sharh Al-Hidayat, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, First Edition, 1420 AH, P:3/261
7. Osmani, Mohammad Taqi, Mufti, Maulana, Inam Al-Bari, Maktab Al-Hara, Karachi, 2009, p:6/481
8. Muhammad Usman Ghani, Allama, Nasr Al-Bari Sharh Sahih Bukhari, Maktab Al-Sheikh, Karachi, p:6/217
9. Al-Tahawi, Abu Ja'far Ahmad Bin Muhammad Bin Salamah, Al-Muhaddith, Al-Imam, Sharh Ma'ani Al-Athar wa Fatawi Alamgir, Aram Bagh, Karachi, p:2/56
10. Palan Puri, Saeed Ahmad, Mufti Maulana, Tahfa Al-Qari Sharh Sahih Bukhari, Maktab Hijaz Deoband, Delhi, Muharram ul Haram 1436 AH / October 2014, P:5/392
11. Ibid, P:5/415
12. Abu Numan, Bashir Ahmad, Sheikh, Islami Tijarat, Maktab-e-Islamia, Faisalabad, March 2008, p:39
13. Ibid, P:46
14. Al Toor 52:21
15. Sharif-ul-Haq Mujaddidi, Mufti, Maulana, Nazhat-ul-Qari Sharh Sahih Bukhari, Rumi Publications, Lahore, December 2007, p.3/715
16. Palan Puri, Saeed Ahmad, Mufti Maulana, Tahfa Al-Qari Sharh Sahih Bukhari, Maktab Hijaz Deoband, Delhi, Muharram ul Haram 1436 AH / October 2014, P:5/562
17. Abu Numan, Bashir Ahmad, Sheikh, Islami Tijarat, Maktab-e-Islamia, Faisalabad, March 2008, p:42
18. Palan Puri, Saeed Ahmad, Mufti Maulana, Tahfa Al-Qari Sharh Sahih Bukhari, Maktab Hijaz Deoband, Delhi, Muharram ul Haram 1436 AH / October 2014, P:6/140
19. Alavi, Abdul Aziz, Maulana, Tahfat-e-Muslim Sharh Sahih Muslim, Nomani Library, Lahore, February 2017, p.5/95
20. Naeem Siddiqui, Muhammad, Islam aur Jaded Mashi Tasawarat, Maktab Daniel, Lahore, September 2015, p.772
21. Seohari, Hafiz-ur-Rehman, Islam ka Iqtasadi Nizam, Maktab Darul Uloom, Karachi, p.263
22. Taqi Usmani, Muhammad, Islam aur jaded mashi masail, Institute of Islamic Studies, Lahore, June 2008, p.2/174
23. Ghaffari, Noor Mohammad, Doctor, Islam ka Qanoon Tijarat, Dayal Singh Trust Library, Lahore, 1986, p.182
24. Ghazi, doctor, mhazrat Fiqah, Al Faisal Nashran wa Tajran Books, Lahore, June 13, 2005, p 329-330
25. Imran Ayub Lahorei, Hafiz, Tijarat ki Kitab, (Research: Allama Nasir-ud-Din Al-Bani), Fiqh Al-Hadith Publications, Lahore, March 2010, p.78
26. www.Nationsencyclopedia.com
27. Mehboob Sardar Bukhari, Balanced Islamic System of Economy, Hiba Road, Sukkur, Sindh, p.180
28. Rafiullah Shehab, Islami Riyast ka Maliyati o Bankari ka Nizam, Shirkat Printing Press, Lahore, 1973, p.26
29. Muhammad Shafi, Mufti, Molana, Distribution of wealth in Islam, Dawn academy International University, 1990, P:25
30. Rafiullah Shehab, Islami Riyast ka Maliyati o Bankari ka Nizam, P:18
31. Fahim Usmani, Some Notable Aspects of Islamic Economy, Islamic Publications House, Lahore, 1974, p.46

32. Ibid, P:47
33. Siddiqui, Abdul Majeed, Reconstruction of Humanity and Islam, Islamic Publications House, Lahore, June 2005, p.89
34. Al-Qushayri, Muslim Ibn Al-Hajjaj, Abi Al-Hussein, Sahih Muslim, Kitab Al-Bar and Salat, Bab Fazl Al-Rafq, Hadith No. 6598, Dar Al-Salam, Riyadh, Second Edition, Muharram 1421 AH / April 2000
35. Al-Bukhari, Abi Abdullah Muhammad Bin Ismail, Al-Imam, Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Iman, Bab Min Al-Iman An Yuhib Lakhi Ma Yahab Linafsi, Hadith No. 13, Dara ul Salam, Al Riyadh, Second Edition, Zoul Hajj 1419h / March 1999
36. Al Maida 5:90
37. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Bab Baltan Bi Alhisat wa albie, Hadith No. 3808
38. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab Kasab ul Rijal wa Amla Biyadh, Hadith No 2072
39. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab Bi al Munazbah, Hadith No. 2146
40. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Bab Tahreem Bi Habal al Habla, Hadith No. 3810
41. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab Bi al Munazbah, Hadith No. 2139
42. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab al Nahi An Talqi al Rakban, Hadith No. 2162
43. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab Min Karah an Yabi Hazir Libad Bajir, Hadith No. 2159
44. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Bab Hukam Bea al Masrat, Hadith No. 3832
45. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab al Najish, Hadith No. 2142
46. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Bayu, Bab Bea al Samar Qabal An Yabdo Salah, Hadith No. 2194
47. Al Touba 9: 34-35
48. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Masaqat, Bab Tehreem al Ahtikar Fi alAqwaat, Hadith No. 4122
49. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al-Zakat, Bab Maadi Zakat Falysa Baknz, Hadith No. 1408
50. Al Hajj 22:41
51. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Zakat, Bab Al Has Ala Alnufqa wa tabsheer, Hadith No. 2308
52. Al Baqarah 2: 219
53. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Zakat, Bab Bayan An Aliyad Alaly, Hadith No. 2385
54. Al Nisa 4: 7
55. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Faraiz, Bab Al Haqu Al Faraiz, Hadith No. 4141
56. Al Imran 3:161
57. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Faraiz, Bab Al Beu, Bab Tehreem Bea Sabrah al Tamar, Hadith No. 3851
58. Al Inam 6:154
59. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Beu, Bab Batlan Bea al Mubea Qabal Al Qabz, Hadith No. 3848

60. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab Fi al Istaqraz, Bab Hal Yati Akbar Min Sunnah, Hadith No. 2392
61. Al Baqarah 2: 188
62. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Abwab al Mazalim Wa Al Qasas, Bab Ism Min Zulm Shai Aman Alarz, Hadith No. 2454
63. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al Hibah Wa Fazalah, Bab Min al Satohab Min Ashaba Shai, Hadith No. 2569
64. Al Qalam 68:10
65. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Misaqat, Bab Al Nahi An Al Halaf Fi Al Bae, Hadith No. 4126
66. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al Beu, Bab Ma Yakrah Min al Halaf Fi Al Bae, Hadith No. 2088
67. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab Fi Al Ajarat, Bab Iza Astajra Fimat Ahdahma, Hadith No. 2285
68. Al Nahal 16:91
69. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al Fazail Al Madinah, Bab Haram al Madina, Hadith No. 1870
70. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab al Bue, Bab Min al Khada Fi Al Bea, Hadith No. 2117
71. Al Furqan 28:67
72. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al Bue, Bab Bayan Aliyad Alaya Khair, Hadith No. 2385
73. Sahih Muslim, Kitab al Beu, Bab Alarz Tamnah, Hadith No. 3957
74. Al Baqarah 2:220
75. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Abwab Al Haras wa Al Mazarah, Bab Izqala Akfani Muwant, Hadith No. 2325
76. Al Muzammal 73:20
77. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Abwab Al Haras Wa Almazrah, Bab Al Mazarah Ma Alyahod, Hadith No. 2331
78. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al Masaqat, Bab Alsalam, Hadith No. 4119
79. Al-Qushayri, Muslim ibn al-Hajjaj, Abi al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al Zakat, Bab Al Nahi, An Al Malah, Hadith No. 2389
80. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab Fi Al Ajarat, Bab Rai Alghanam Ala Qaraet, Hadith No. 2262
81. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Bab Al Maasi Man Amar Aljahilah, Hadith No. 31
82. Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Imam, Sahih Bukhari, Kitab Fi Astaqraz, Bab Alabab Rai Fi Mal Sayyeda, Hadith No. 2409